سوال

(13) غسل کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غسل کے احکام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پچھلے صفحات پر آپ نے احکام طہارت میں سے حدث اصغر، یعنی وضو کے مسائل اور وضو کو توڑنے والی اشیاء اور صورتوں کا مطالعہ کیا۔ اب ہم حدث اکبر، یعنی جنابت، حیض اور نفاس سے متعلق احکام طہارت بیان کرتے ہیں، اس طہارت کا نام "غسل" ہے، جس میں تمام بدن پر مخصوص طریقے کے ساتھ پانی استعمال کیا جاتا ہے، جس کی تفصیل آپ یہاں ملاحظہ فرمائیں گے۔ واضح رہے، غسل جنابت فرض ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا "

"اور اگر تم جنبی ہو تو اچھی طرح طہارت حاصل کر لو۔"[1]

اہل علم نے بیان کیا ہے کہ عہد جاہلیت میں غسل جنابت کیا جاتا تھا اور یہ دین ابراہیمی کا ایک ایسا مسئلہ تھا جو عربوں میں چلا آرہا تھا۔

موجبات غسل

کسی مسلمان کو درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک بھی پیش آجائے تو اس پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔

(1)۔ منی کا نکلنا مرد ہو یا عورت، اس کی شرمگاہ سے منی کا نکلنا موجب غسل ہے جس کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ حالت بیداری میں منی کا خروج ہو اور دوسری یہ ہے کہ حالت نیند میں ایسا ہو جائے۔ اگر بیداری کی حالت میں منی نکل گئی تو غسل کرنے کے لیے لذت کا حصول شرط ہے۔ اگر لذت حاصل ہوئے بغیر ایسا ہوا تو اس پر غسل فرض نہ ہو گا کیونکہ بیماری کی وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر حالت نیند میں منی کا خروج ہوا تو وہ "احتلام" ہے، ایسے شخص پر غسل فرض ہو گیا کیونکہ اس صورت میں مبتلا شخص کو لذت یا عدم لذت کا شعور نہیں۔ سو کر اٹھنے والا شخص اگر منی کے اثرات دیکھے تو اس پر غسل فرض ہے۔ اگر اسے احتلام کا احساس ہوا لیکن نہ منی نکلی اور نہ اس کے اثرات نظر آئے تو اس

شخص پر غسل فرض نہ ہوگا۔

(2)۔جماع کرنا۔ اگر جماع کی صورت میں مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوگیا تو دونوں پر غسل فرض ہوجاتا ہے، منی کا انزال ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ"

"جب کوئی مرد بیوی کے قریب جائے اور مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ سے مل جائے تو ان پر غسل فرض ہوگیا۔"[2]

اس حدیث اور اہل علم کے اجماع کی بنا پر مرد وعورت دونوں پر غسل فرض ہے منی کا انزال ہو یا نہ ہو۔

(3)۔ قبول اسلام۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک کفر کو چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے شخص پر غسل فرض ہوجاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو(جنھوں نے اسلام قبول کیا) غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔[3] جب کہ جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ایسے شخص پر غسل مستحب ہے، فرض نہیں کیونکہ یہ منقول نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام قبول کرنے والے ہر شخص کو غسل کرنے کا حکم دیا تھا، لہذا ان دلائل کی روشنی میں غسل کو استحباب پر محمول کریں گے۔(واللہ اعلم)[4]

(4)۔ موت کا واقع ہونا۔ موت کی وجہ سے میت کو غسل دینا فرض ہے، البتہ میدان جنگ میں شہید ہونے والے کو غسل نہیں دیا جاتا۔ تفصیل احکام الجنائز کے باب میں ذکر ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(5)۔ حیض اور نفاس کے خون کا منقطع ہونا۔ جب حیض یا نفاس کے ایام ختم ہوجائیں تو اس عورت پر غسل فرض ہوجاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے کہا:

"وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي"

"جب تیرے حیض کے دن گزرجائیں تو غسل کر اور نماز ادا کر۔"[5]

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"فَإِذَا تَطَهَّرْنَ"

"ہاں جب وہ پاک ہوجائیں"[6]

یعنی حیض والی عورتیں حیض ختم ہونے کے بعد غسل کرکے پاک ہوجائیں۔

کامل غسل کا طریقہ

اولاً دل میں نیت کرے، پھر بسم اللہ پڑھے، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور استنجا کرے، پھر مکمل وضو کرے، پھر سر پر تین چلو ڈالے اور بالوں کو جڑوں تک تر کرے، پھر سارے بدن

پر (پہلے دائیں پھر بائیں) پانی ڈالے، بدن کو ہاتھوں سے خوب ملے تاکہ پانی بدن کے ہر حصے تک پہنچ جائے۔

حیض ونفاس سے فارغ ہونے والی عورت غسل کے وقت سر کے بال کھول دیے لیکن غسل جنابت میں سر کے بال کھولنا ضروری نہیں کیونکہ اس میں عورت پر مشقت اور مشکل ہے، البتہ وہ پانی سر کے بالوں کی جڑوں تک ضرور پہنچائے۔

غسل جنابت کرنے والا مرد ہویا عورت وہ بدن کے ہر حصے تک پانی کو پہنچائے اور اسے ترک کرنے کی پوری کوشش کرے۔ بالوں کی جڑوں، بدن کی نظر نہ آنے والی جگہوں، حلق کے نیچے،ناف کے اندر، بغلوں کے نیچے اور گھٹنوں کے نیچے والے حصوں میں توجہ اور اہتمام سے پانی بہائے۔ گھڑی یا انگوٹھی پہنی ہو تو اسے حرکت دے تاکہ پانی ان کے نیچے تک پہنچ جائے۔ اس طرح مکمل طور پر اہتمام سے غسل جنابت کرے کہ اس کے بدن میں ایسی جگہ نہ رہ جائے جہاں پانی نہ پہنچ سکا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"تَحتَ كُلِّ شَعرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعرَ وَأَنقُوا البَشَرَ"

"ہر بال کے نیچے جنابت ہے، لہذا بالوں کو دھوؤ اور اپنے جسم کو اچھی طرح صاف کرو۔" [7]

(6)۔ غسل کرنے والا پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرے۔ مسنون یہ ہے کہ پانی کا کم سے کم استعمال ہو اور غسل بھی مکمل ہو جیسا کہ ایک روایت مین ہے :

"كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ"

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کرلیا کرتے تھے۔" [8]

ہمیں بھی چاہیے کہ آپ کی پیروی کرتے ہوئے کم از کم پانی کا استعمال کریں اور اسراف سے بچیں۔

(7)۔ غسل کرنے والا شخص پردے کا اہتمام کرے۔ لوگوں کے سامنے ننگا غسل نہ کرے۔ حدیث میں ہے :

"إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ، يُحِبُّ الحَيَاءَ والسَّترَ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ"

"اللہ تعالیٰ حیا والا ہے (عیب) چھپانے والا ہے۔ وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے۔ جب کوئی غسل کرے تو (اچھی طرح) پردہ کرے۔" [9]

(8)۔ غسل جنابت بندے اور اس کے رب کے درمیان امانتوں میں سے ایک امانت ہے، لہذا بندہ اس کی محافظت کرے، اس کے احکام کا خیال رکھے تاکہ وہ مسنون طریقے سے غسل ادا کرسکے۔ اگر اسے غسل کے احکام ومسائل کا علم نہ ہو تو کسی سے پوچھ لے اور اس بارے میں جھجک اور شرم محسوس نہ کرے ارشاد نبوی ہے :

"واللہ لا یستحیی من الحق"

"اللہ تعالیٰ حق بیان کرتے نہیں شرماتا۔" [10]

جو حیا دینی امور کے سیکھنے میں رکاوٹ ہے وہ حیا قابل مذمت ہے، شیطانی کمزوری ہے۔ شیطان ہر گز نہیں چاہتا کہ کوئی انسان اپنے دین میں کامل ہو اور اسے احکام دین کی معرفت ہو۔ طہارت کا مسئلہ ایک عظیم مسئلہ ہے۔ اس میں کوتاہی انتہائی خطرناک اور نقصان دہ ہے کیونکہ نماز دین اسلام کا ایک ستون ہے جس کا دارومدار طہارت پر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو دینی بصیرت سے نوازے اور قول وعمل میں اخلاص نصیب فرمائے۔

[1]۔المائدۃ5/6۔

[2]۔ صحیح البخاری الغسل باب اذاالتقی الختانان، حدیث۔291 و صحیح مسلم ۔الحیض باب نسخ الماء من الماء ووجوب الغسل بالتقاء الختانین، حدیث۔349

[3]۔سنن ابی داود، الطھارۃ باب الرجل یسلم فیؤمر بالغسل، حدیث 355 وجامع الترمذی الطھارۃ باب ماذکرفی الاغتسال عندمایسلم الرجل، حدیث :605۔

[4]۔ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ہر اسلام قبول کرنے والے کےلیے واجب ہے ۔کسی ایک شخص کےلیے اسے خاص کرنا محل نظر ہے کیونکہ حکم عام ہے اور شرعی مسئلہ کے ثبوت کےلیے ضروری نہیں کہ ہر فرد کوالگ الگ حکم دیا جائے ۔جب ایک شخص کےلیے حکم ثابت ہوتو تمام کےلیے ہوگا الایہ کہ اختاص کی کوئی دلیل ہو۔واللہ اعلم۔

[5]۔ صحیح البخاری الحیض باب اقبال المحیض وادبارہ حدیث 320،و صحیح مسلم الحیض باب المستحاضۃ و غسلھا وصلاتھا حدیث 333۔

[6]۔البقرۃ2/222۔

[7]۔(ضعیف) سنن ابی داود الطھارۃ باب فی الغسل من الجنابۃ حدیث 248 وجامع الترمذی الطھارۃ باب ماجاء ان تحت کل شعرۃ جنابۃ حدیث 106۔

[8]۔ صحیح البخاری الوضوء باب الوضوء بالمد حدیث 201 و صحیح مسلم ،الحیض باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ۔۔۔حدیث 325 واللفظ لہ مد اور صاع کی وضاحت "وضو کا مفصل طریقہ " کے باب میں کردی گئی ہے۔

[9]۔سنن ابی داود الحمام باب النھی عن التعری حدیث 4012 وسنن النسائی الغسل باب الاستتار عند الغسل حدیث 406۔407۔

[10]۔ صحیح البخاری العلم باب الحیاء فی العلم حدیث 130 والغسل باب اذا احتلمت المراۃ حدیث 282 وسنن النسائی الطھارۃ باب غسل المراۃ تری فی منامھا مایری الرجل حدیث 196۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

جلد01 : صفحہ59